خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 1 مئی 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرت سے سچائی پر ہر قیمت پر عمل کرنے اور اس حوالے سے مخالفین کو چیلنج کرنے کے بعض واقعات بیان کروں گا۔

سب سے پہلے آپؑ کے بہت بڑے مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جنہوں نے حضورؑ پر کافر اور کذّاب ہونے کا الزام لگایا تھا، انہیں حضورؑ نے جو جواب دیا وہ پیش کروں گا۔ یہ ایسا واضح جواب ہے کہ اگر کوئی انصاف کی نظر سے دیکھے تو ان الزامات پر ہرگز یقین نہیں کر سکتا۔

حضورؑ نے مولوی صاحب کے ایک خط کے جواب میں، جس میں انہوں نے آپؑ کو مخالفِ دینِ اسلام، کافر اور کاذب وغیرہ بیان کیا تھا انہیں لکھا کہ اگر آپ طالبِ حق بن کر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ پر قطعی ثبوتوں سے یہ بات کھل سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ انگریزی عدالتوں میں میری جان اور عزّت ایسے خطرے میں پڑ گئی کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجھ کو نہ دی۔ لیکن اللہ جلّ شانہٗ کی توفیق سے مَیں سچ کے لیے اپنی جان اور عزّت سے دست بردار ہو گیا۔ اور بسا اوقات مالی مقدمات میں مَیں نے سچ کے لیے بڑے بڑے نقصان اٹھائے۔ اور بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے والد اور بھائی کے برخلاف مَیں نے گواہی دی اور سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ میرے منہ سے جھوٹ نکلا ہو۔ پھر جب مَیں نے محض للہ انسانوں پر جھوٹ بولنا ابتدا سے متروک رکھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا تو پھر مَیں خدا پر کیوں جھوٹ بولتا۔

پھر آپ نے محمد حسن بٹالوی کو کھلا چیلنج کیا کہ گواہوں کی موجودگی میں دیکھ لیا جائے کہ کون صادق ہے اور کون کاذب۔ اور آپ نے اپنی سچائی کے ایسے تین واقعات درج فرمائے، جن میں سچ بولنے کی صورت میں آپ کو سخت نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا لیکن آپ نے سچائی سے کام لیا اور خدا تعالیٰ نے صدق کی برکت سے آپ کو ابتلاء سے نجات دی۔ فرمایا جو شخص ابتلاء کے وقت سچ بولتا ہے اس کے سچ پر مہر لگ جاتی ہے، فرمایا کہ مولوی صاحب اگر آپ کے پاس بھی کوئی ایسی سچائی کی مہر ہے تو پیش کریں۔

حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب اور تایا صاحب ذکر کیا کرتے تھے کہ ہمارا گاؤں مرزا صاحب کی تعلقہ داری میں تھا کچھ عرصہ حضورؑ اپنے والد صاحب کے مختار رہے اور ہمارے ساتھ بھی بعض پیشیوں میں جانا ہوا۔ آپؑ ہمیشہ راستی کا پہلو اختیار کرتے، خواہ مقدمے کو کسی قدر نقصان پہنچ جاتا۔

حضرت میاں اللہ یار صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت صاحبؑ کی عمر پچیس تیس سال تھی، آپؑ کے والد صاحب کا اپنے موروثیوں سے درخت کاٹنے پر ایک تنازعہ ہو گیا۔ آپؑ کے والد صاحب کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ہماری ہونے کی وجہ سے درخت بھی ہماری ملکیت ہیں۔ آپؑ مقدمے کی پیروی کے لیے گورداسپور تشریف لے گئے، آپؑ کے ہمراہ دو گواہ بھی تھے۔ حضرت اقدسؑ نے راستے میں گواہوں سے فرمایا کہ ابا جان یوں ہی زبردستی کرتے ہیں، درخت بھی تو کھیتی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ غریب لوگ ہیں اگر کاٹ لیے تو کیا حرج ہے۔ مَیں تو عدالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مطلقاً ہمارے ہی ہیں، ہاں! ہمارا حصّہ ہو سکتا ہے۔ موروثیوں کو بھی آپؑ پر بے حد اعتماد تھا۔ جب مجسٹریٹ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بلا

تاَمّل جواب دیا کہ خود مرزا صاحب سے معلوم کر لیں۔ آپؑ نے دریافت کیے جانے پر فرمایا کہ میرے نزدیک درخت کھیتی کی طرح ہیں۔ جس طرح کھیتی میں ہمارا حصّہ ہے اُسی طرح درخت میں بھی ہمارا حصہ ہے۔ چنانچہ آپؑ کے اس بیان پر مجسٹریٹ نے موروثیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی سے سچائی کے یہ بعض واقعات پیش کیے ہیں۔ آپؑ نے ہمیشہ سچائی کو مقدم رکھا اور جھوٹ کے قریب بھی نہیں گئے۔

آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو بھی ہمیشہ سچائی پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی۔ بلکہ شرائطِ بیعت میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم جھوٹ سے نفرت کریں گے اور سچائی پر قائم رہیں گے۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ سچائی کو اپنا خاص وصف بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞